سوال

جمعہ کی دو اذانوں کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جمعہ والے دن خطبہ جمعہ کےلیے یہ دو اذانیں ہم نے اب تک کی زندگی میں ہوتی دیکھی ہیں اور ہم خود بھی اس پر عمل پیرا ہیں کیا یہ صحیح ہے ؟ اور اگر سنت نبوی ﷺ سے یہ نہ ملے بلکہ کسی صحابی کے عمل سے ملے پھر اس پر عمل کرنا کیسا ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

رسول اللہ ﷺ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ادوار مبارکہ میں جمعہ کی اذان ایک ہی ہوا کرتی تھی جیسے بخاری وغیرہ کتب حدیث میں تصریح موجود ہے (بخاری ۔ الجمعة ۔ باب الاذان یوم الجمعة) جمعہ کےلیے اذان واحد سنت نبوی ہے اور سنت خلفاء راشدین بھی نیز سنت صحابہ رضی اللہ عنہ بھی ۔

''مولانا عبید اللہ صاحب عفیف کے مضمون بعنوان جمعہ کی پہلی اذان کا شرعی حکم پر وضاحت''

اما بعد خیریت موجود خیریت مطلوب ۔ جناب کا مضمون بعنوان ''جمعہ کی پہلی اذان کا شرعی حکم'' جریدہ الاعتصام میں شائع شدہ نظر سے گذرا اس کی چاروں اقساط کو بغور پڑھا ماشاء اللہ مضمون ہر لحاظ سے بہترین ہے اللہ تعالیٰ اس پر آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ایسے تحقیقی مضامین رقم فرمانے کی توفیق دے نیز ہم سب کو سعادت دارین سے نوازے آمین یا رب العالمین ۔

اس ملاقات میں آپ کی توجہ ایک چیز کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ آپ خدشہ نمبر ۲ فثبت الامر علی ذلک کے جواب میں لکھتے ہیں ''ہمارے نزدیک اس عبارت کا صحیح مطلب یہ ہے کہ امام بخاری ، امام ابوداود اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ کے عہد میں اذان عثمانی کو قبول عام ہو گیا تھا چنانچہ صاحب المنہل العذب المورود'' الخ (الاعتصام)

آپ کا بیان کردہ یہ مطلب تب صحیح ہو سکتا ہے جب لفظ ''فثبت الامر علی ذلک'' کے قائل امام بخاری ، امام ابوداود اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ ہوں حالانکہ ان الفاظ کے قائل

امام بخاری امام ابوداود اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے کوئی بھی نہیں حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان الفاظ کے قائل حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ (راوی حدیث) خود ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل

نماز کا بیان ج1ص238